۱۸۔حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت: ۵۸۲ھ مولد: قصبۂ اوش

تاریخ وفات: ۱۴ یا ۲۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ یا ۶۳۴ھ مدفن: دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ملتان میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور بیعت سے پہلے تعلیمی سلسلہ انہی سے شروع کیا تھا اور فقہ میں النافع ان سے پڑھی تھی۔اور پھر استاذ اتنے پسند آئے کہ بیعت کر لی اور ہمیشہ ساتھ رہنے کے خاطر درخواست کی کہ حضرت! میں آپ کے ساتھ ملتان سے اب دہلی جاؤں گا اور وہیں آپ کے پاس پڑھوں گا۔تو حضرت نے منع فرمایا کہ آپ اپنی یہیں تعلیم مکمل کریں، پھر اس کے بعد اور کوئی فیصلہ ہوگا۔

یہ ہمارے سلسلہ کے تمام اکابرین روحانی اور ظاہری علوم کے امام ہوتے ہیں۔اسی لئے تو ان سے یہ کتابیں پڑھ رہے ہیں، ساری عمر ان کے ساتھ رہنے کی درخواست کر رہے ہیں۔اور ان کی ایک خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ من جانب اللہ وہ مجتبٰی ہوتے ہیں، منتخب ہوتے ہیں، اوپر سے ان کا انتخاب ہوتا ہے۔

تختیوں پر حفظ و تدریس کا سلسلہ

اسی لئے بچپن میں جب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے خود پڑھنے کا سلسلہ شروع کیا، تو تختی لے کر اپنے استاذ حضرت شیخ حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

افریقہ میں اب تک بھی، تختی پر اساتذہ لکھ کر دیتے ہیں قرآن شریف کی آیتیں۔ وہاں ماضی میں تو انتظام نہیں ہوتا تھا، پریس وغیرہ، کتابیں، قرآن شریف چھپنے کا، تو اس لئے وہ تختی پر قرآن کی آیات لکھ دی جاتی ہیں، اس کو یاد کر کے اگلے دن طالبِ علم سنا دیتا ہے۔

تختی لے کر ہم بھی اپنے استاذ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب پہلا یا دوسرا سال تھا جامعہ حسینیہ راندیر میں، تو ہمارے استاذ تھے حضرت مولانا سید ظہور الحسن صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ۔ اردو، فارسی، عربی، ادب کے بہت بڑے امام اور فنِ خطاطی کے امام۔ مگر وہاں، نہ اردو زبان تھی گجرات میں، نہ فارسی تھی، نہ ادب کا کوئی ذوق تھا اور فنِ خطاطی کے امام تھے، مگر ان سے استفادہ کسی فن میں کماحقہ نہیں کیا جا سکا۔ تو میں ان کی خدمت میں تختی لے کر حاضر ہوا۔

باصلاحیت اساتذہ کی ضرورت

یہ جو امامِ فن ہوتے ہیں، ہمارے یہاں جب سکول ہمیں شروع کرنا تھا دارالعلوم میں، تو وہاں جدہ میں پاکستانی سفارت خانہ کے ماتحت ایک سکول پرائیویٹ چلایا جاتا تھا، اس کے پرنسپل تھے ماسٹر منظور صاحب، وہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری رحمۃ اللہ کے خلفاء میں سے تھے۔ تو وہ جدہ سے ہر جمعرات کو حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے پاس پہنچتے اور چوبیس گھنٹے حضرت کے پاس گزارا کرتے تھے۔

یہاں دارالعلوم میں جب ہم سیکنڈری سکول شروع کرنے جا رہے تھے، اس وقت اتفاق سے یہاں ان کے علاقہ کے کچھ لوگ ہڈرز فیلڈ میں تھے، لیڈز میں تھے، تو ان کے یہاں بطور مہمان آئے ہوئے تھے۔ ہم نے دعوت دی، یہاں تشریف لائے۔ تو میں نے ان سے پوچھا کہ ماسٹر صاحب! آپ کی ساری عمر اس تعلیمی سلسلہ میں گزری ہے، آپ پرنسپل رہے ہیں وہاں اسکول کے، تو ہمیں نصاب کے بارے میں کوئی ہدایت؟ تو انہوں نے فرمایا کہ بس ایک ہی بات ہے۔ میں نے کہا کوئی کتاب ہے، کوئی نصاب؟

فرمایا کہ نصاب اور کتابیں کوئی کام نہیں دیتیں۔کتنا ہی اچھا نصاب ہو، کتنی ہی عمدہ کتابیں ہوں، پڑھانے والا استاذ باصلاحیت نہ ہو، تو وہ بے کار ہے، نہیں پڑھا سکے گا۔اور اگر وہ ماہرِ فن ہے، تو اسے کتاب کی ضرورت ہی نہیں، بغیر کتاب کے شروع کردے گا۔اس کو کتاب کی کیا ضرورت؟ وہ تو خود کتاب لکھ سکتا ہے، فن کا امام ہے۔

فنِ خطاطی آدھی سطر میں

جب تختی لے کر ہم پہنچے کہ رسم الخط، اردو درست کرنے کے لئے تو حضرت نے فنِ خطاطی کو ایک کلمہ میں بیان کردیا، آدھی سطر میں۔فرمایا کہ یہ طولاً لکیر لمبی اور یہ عرضاً لکیر اور تیسرا دائرہ، گول دائرہ، تین چیزیں درست ہوجائیں، تو وہ اس کی تحریر نہ صرف درست ہوگی بلکہ وہ فنِ خطاطی میں اور آگے بڑھ سکتا ہے۔اب یہ امام فن کے سوا کوئی نہیں سکھا سکتا ہے کہ صرف تین چیزیں درست کرو، سیدھی لکیر تحریر میں اور عرضاً لکیر با، تا، ثا، فا، سب اس میں اس کی ضرورت ہوتی ہے اور لام، جیم، حا، خا، نون سب میں دائرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

فنِ شاعری ایک سطر میں

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت! آپ کا کلام بہت سنا ہے اور میں بھی کچھ وزن ادھر ادھر جوڑنے کی کوشش کرتا ہوں، تو شعر کے متعلق کچھ ہدایت فرمائیں گے؟ تو حضرت نے فرمایا کہ صرف تین چیزیں ہیں۔اب فنِ شعر کتنا بڑا فن ہے۔جیسے فنِ خطاطی کہ سیدھی لکیر اور عرضاً لکیر اور دائرہ تین، درست تو سب کچھ درست۔اسی طرح پورے ایک فن کو تین چیزوں میں حضرت نے سمیٹ لیا۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کچھ نہیں، شعر جس کا نام ہے، صرف تین چیزیں درست ہوجائیں تو شاعر بن گیا۔پوچھا کیا تین چیزیں؟

فرمایا کہ ایک تو یہ کہ وزن درست ہو، یہ اشعار کے لئے وزن متعین ہے، فعولن، مفاعلن،

مفاعیلن ،فاعلات وغیرہ اوزان،توان اوزان کے مطابق ہو،اوروزن درست ہو۔

دوسرے فرمایا کہ زبان صحیح ہو،اگر عربی زبان میں شعر کہنے جارہے ہیں آپ،تو زبان درست ہو،زبان اورلسان کی اس میں کوئی غلطی نہ ہو،اردو میں ہوتو اردو زبان، فارسی میں ہوتو فارسی زبان،انگلش میں ہوتوانگلش زبان،تووزن درست ہو،زبان صحیح ہو۔

اور تیسری چیز فرمایا کہ ایک شعر میں کم از کم ایک تشبیہ ہو۔ورنہ ہو سکے،تو شعر کے دونوں مصرعوں میں ایک ایک تشبیہ ہونی چاہئے کہ کوئی مصرعہ تشبیہ سے خالی نہ ہو۔گویا شعر کے یہ تین رکن ہیں۔ایک چیز نہ ہو،مثلاً تشبیہ پورے شعر،دونوں مصرعوں میں نہیں ہے،تو شعرنہیں کہلائے گا۔اب کتنابڑا یہ فن ہے،اس کوایک سطر میں حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجرمکی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمادیا۔

تصوف کی تعریف دوکلموں میں

حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ کا پچھلے سال قصہ سنایا تھا کہ رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ بہت بڑے لیڈر ہندوستان کے،حکومتیں کانپتی تھیں جس جلسہ میں ان کا نام ہوتا تھا کہ ان کا بیان ہونے والا ہے۔رئیس الاحرار،سب سے زیادہ سخت ہندوستان کے آزادی کے سلسلہ میں جن کا رول تھا،وہ احرار پارٹی تھی، ہروقت کلہاڑی ان کا شعار تھا،اس کوساتھ رکھتے تھے،بہت بڑے علامہ۔

وہ فرماتے ہیں کہ میں نے تصوف پر بہت زیادہ مطالعہ کیا اور پھر میں نے سوچا کہ میں رائے پور حاضری دوں گا،تو راستہ میں حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ سے سوال کروں گا کہ تصوف کی تعریف کیا ہے؟

اگر وہ یہ تعریف کریں گےتو یہ میرااعتراض ہوگا۔وہ یہ جواب دیں گےتو اس پر یہ میرااعتراض ہوگااوراگر وہ دوسری تعریف کریں گےتو اس پر میرا یہ اعتراض۔پورا مطالعہ کرکے پہنچے۔

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کتب خانہ میں اوپر پہنچ چکے تھے، وہاں پہنچے کہ حضرت، صرف مجھے رائے پور جانا ہے ابھی، مصافحہ کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اور مصافحہ کے ساتھ صرف ایک سوال دے کر جاتا ہوں، دو کلمہ کا، اور اس کا جواب آپ سوچتے رہئے۔ میرا ایک ہفتہ وہاں قیام رہے گا۔ واپسی میں مجھے اس کا جواب بتا دیجئے کہ یہ جس چیز کا نام تصوف ہے وہ کیا چیز ہے؟ تصوف کیا چیز ہے؟ اتنا سوال ہے میرا۔

حضرت نے فرمایا کہ نہیں نہیں، جواب لے کر جائیں۔ انہوں نے کہا نہیں، آپ آرام سے۔ فرمایا کہ نہیں، جس چیز کا نام تصوف ہے وہ اخلاصِ نیت کا نام ہے۔

وہ فرماتے ہیں کہ میں چکرا گیا کہ جتنا میں نے مطالعہ کیا تھا، اس میں کہیں اس کا ذکر نہیں تھا۔ اور یہ جو حضرت نے تعریف کی، اس کے اوپر جتنا میرا مطالعہ تھا اور میرا علم تھا، کہیں کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا تھا کہ میں یہ کہوں کہ فلاں نے یہ لکھا ہے اور فلاں نے یہ۔ تو یہ امام فن ہوتے ہیں۔ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے یہ تعریف اپنی طرف سے فرمائی، کسی کتاب میں آپ کو نہیں ملے گی یہ تعریف۔

چار دن میں آدھا قرآن حفظ

یہ اپنی تختی پر سے میں وہاں پہنچا، تو خواجہ قطب الدین تختی لے کر پہنچے حضرت شیخ حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کہ ابھی ناظرہ کے لئے یا بہت زیادہ تو حفظ کے لئے تختی لے کر جاتے ہیں، استاذ اس پر لکھ دیتے ہیں وہ آیات۔ تو حضرت شیخ حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ پوچھنے لگے کہ تختی پر میں کیا لکھوں؟ یعنی پہلے کوئی الف، با، تا، ثا، کہاں تک آپ کا سبق پہنچا ہے؟ کتنا آپ پڑھ سکتے ہیں یا پارۂ عم میں کونسی آیت پر ہیں؟ کیا لکھوں؟

فرمانے لگے کہ **سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً**۔ میں نے کہا کہ تم تو پڑھتے ہو، تختی لے کر آئے؟ فرمانے لگے کہ میں نے وہاں سے آدھا قرآن حفظ کر لیا ہے، تو پھر حضرت حمید

الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ سے باقی آدھا حفظ کرنا شروع کیا اور صرف چار دن میں حفظِ قرآن مکمل فرمالیا۔

نوے دنوں میں حفظ مکمل

پچھلے سال بتایا تھا کہ مانچسٹر سے ابراہیم بھائی سلو، ان کا خاندان، اور وہ اس دفعہ نظر نہیں آرہے ہیں، شاید سفر میں ہوں، تو وہ ان کے صاحبزادہ دارالعلوم سے فارغ ہوئے، عالم ہوگئے، حافظ نہیں تھے۔ تو اس کے بعد انہوں نے حفظ کرنا شروع کیا، تو نوے دن ninety days میں حفظ کرلیا تھا۔

تین مہینے میں قرآن پاک حفظ

ایک اور قصہ سنایا تھا گلاسگو کا کہ وہاں میں پہنچا تو ایک دکتور سے، پی ایچ ڈی اسی وقت نئی نئی انہوں نے مکمل کی تھی، سوڈانی تھے، تو ان سے ملاقات ہوئی، تو حافظ حنیف صاحب کہنے لگے کہ انہوں نے صرف تین مہینے میں، انہوں نے بھی نائینٹی ڈیز میں، تین مہینے میں قرآن پاک حفظ کرلیا۔ تو پھر میں نے ان سے تفصیل پوچھی۔

پورا علاقہ حفاظ کا

فرمانے لگے کہ اصل میں بات یہ ہے کہ میں تعلیم کے سلسلہ میں میرے علاقہ سے خرطوم چلا گیا تھا اور میرا سارا خاندان فلاں علاقہ میں، دیہاتی علاقہ میں آباد ہے۔ اور کئی گاؤں ہیں ہمارے ایک ہی خاندان کے، ایک ہی رشتے کے، ایک ہی سلسلہ کے ہیں، ہمارے آباء واجداد سب کے ایک ہی ہیں۔ تو ان میں بہت چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر کے سمجھدار بچوں سے لے کر بوڑھوں تک، عورتوں میں بھی، اور مردوں میں بھی کوئی غیر حافظ نہیں ہیں، پورا علاقہ حفاظ کا ہے۔ اور چونکہ تعلیمی سلسلہ میں مجھے بھیج دیا گیا تھا خرطوم، تو میں اس نعمت سے محروم رہ گیا۔

اب میں نے یہاں پی ایچ ڈی کی، مجھے شرم آرہی ہے کہ میں وہاں جاؤں گا،تو پی ایچ ڈی کو دیکھ کر وہ کیا کریں گے، حافظ نہ ہونا ان کے نزدیک تو عیب ہوگا کہ جو ہماری خاندانی روایت ہے کہ سب کے سب اس علاقہ میں حافظ ہیں، اس لئے پھر میں نے یہ سوچا کہ مجھے جانا ہے تو میں اپنا حفظ مکمل کرلوں۔ الحمدللہ، اللہ تعالی نے توفیق عطا فرمائی، انہوں نے تو صرف نوّے دن میں حفظ مکمل کرلیا۔

اسّی دن میں قرآن پاک کا حفظ

ابن شہاب زہری، بہت بڑے امام ہیں فنِ حدیث، ان کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے اسّی دن میں قرآن پاک حفظ کرلیا تھا۔

ہر شب ایک ختم قرآن

ابھی میں وہاں سفر میں تھا تو میں نے وہاں اوڈی ویلا کی مسجد میں پوچھا کہ آپ کے یہاں کچھ اس مجمع میں کچھ لوگ ہیں کہ جو مطالعہ رکھتے ہوں کہ اسلام آپ کے یہاں پرتگال میں کب آیا، اسپین میں کب آیا۔ اس کے بعد پھر میں نے ان کو بتایا کہ آپ کے یہاں اوڈی ویلا میں خلف ابن فتحون بہت بڑے محدث گزرے ہیں۔

پھر ان کے واقعات اور بزرگوں کے سنائے کہ وہ جس طرح ہم یہاں ہندوستان پاکستان سے بزرگوں کو بلایا جاتا ہے، جلسہ میں شرکت کے لئے اور بیان کے لئے اور بخاری شریف شروع کرانے، ختم کرانے کے لئے، تو میں نے کہا کہ کسی زمانہ میں یہاں سے وہاں بخارا اور سمرقند میں بلایا جاتا تھا، یہاں سے جاتے تھے اسپین سے تیسری صدی میں۔ تو تیسری صدی میں یہاں یورپ سے سمرقند اور بخارا جا کر حدیث کا انہوں نے درس دیا۔ پھر ان کے واقعات، ان کے معمولات بتائے کہ ایک ایک رات میں ساری عمر کا ان کا معمول تھا کہ ہر رات قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے۔

ایک رات میں پندرہ پارے

اسی کے ذیل میں پھر بتایا کہ ہمارے یہاں دارالعلوم میں اخیر عشرہ میں جو اعتکاف ہوتا ہے، تو اس میں مولوی بلال ناخدا نفل میں پڑھتے ہیں، پیچھے مجمع ہو جاتا ہے۔ تو وہاں والوں کو شوق ہوا، تو ابھی وہ وہاں پہنچے ہوئے ہیں، اور گذشتہ رات انہوں نے ایک مسجد میں پندرہ پارے ایک رات میں سنائے۔ تو میں نے پوچھا، کیا؟

کہنے لگے، یہاں تو عید ہے، اتنا بڑا مجمع ہم نے کبھی نہیں دیکھا اور ہم نے اشتہار کیا تھا کہ ایک رات میں پندرہ پارے پڑھنے والے ہیں، تو ہم سوچتے تھے کہ پندرہ بیس آدمی سے زیادہ چھوٹی راتوں میں شریک نہیں ہوں گے۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ مسجد اوپر، نیچے، اندر، باہر اور دروازے کے باہر بھی مجمع، علاقہ سارا مصلیوں سے بھر گیا، اب جگہ نہیں رہی۔ ہم سوچتے تھے کہ اور مجمع آ گیا تو کیا کریں گے؟ سڑک تک لوگ پہنچ جائیں گے۔ اب آج دوسرے باقی پندرہ پارے، وہ وہاں کے دارالعلوم میں سنا رہے ہیں۔

پھر یہاں آنے سے پہلے تین دن تک ہم لوگ تراویح آسمان کے نیچے کھلے میدان میں پڑھتے رہے وہاں دارالعلوم میں تاکہ ہم یہاں تراویح پڑھ کر دیکھیں کہ کوئی تکلیف تو نہیں ہوگی۔ مجمع کے ساتھ آپ اگر یہاں شبینہ پڑھیں، تو الحمدللہ وہاں کا موسم بھی اچھا ہوتا ہے، اور گرم راتیں ہیں، تو وہاں آج وہ باقی دوسرے پندرہ پارے پڑھ رہے ہیں۔

حفظ اور تعلیم، بیعت اور خلافت

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف چار دن میں باقی دوسرے پندرہ پارے حفظ کر لئے اور باقی علوم کی تکمیل کے بعد وہ دہلی پہنچے اور دہلی پہنچ کر وہ یہاں اجمیر شریف حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، بیعت ہوئے، جو حضرت نے سلوک کے معمولات بتائے، اس کے مطابق عمل کرتے رہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کو حکم فرمایا کہ سلسلہ کی خلافت ان کو دی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واضح ارشاد کے بعد ان کو خلافت ملی۔

یہ ہمارے سارے ظاہری علوم اور باطنی علوم سارے روحانی طور پر چلتے ہیں۔ ابھی وہاں مولوی بلال کے سلسلہ میں ہماری گفتگو ہوئی کہ وہ ایک یا دو رات میں یا تین رات میں قرآن پاک سنائیں۔ تو پھر جب میں نے فون کیا، پریسٹن ہماری بیٹی خدیجہ کہتی ہیں کہ سنا ہے کہ یہاں کسی نے خواب دیکھا اور اس کی وجہ سے مولوی بلال وہاں جارہے ہیں۔

میں نے کہا کہ وہ تو ایک سرسری گفتگو ہوئی تھی اور اس کے بعد سے اس وقت تک تو کوئی حرکت نہیں ہے، سب طرف سے خاموشی ہے، کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کہ کیا خواب ہے؟ بعد میں پتہ چلا کہ مولانا الیاس ڈیسائی صاحب نے خواب دیکھا کہ بہت بڑا مجمع ہے، مولوی بلال نماز پڑھا رہے ہیں اور شبینہ ہو رہا ہے اور حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ اور اکابر وہاں جمع ہیں۔

یہ سارا پرتگال اور اسپین کا علاقہ، صدیوں وہاں اسلام رہا ہے، اور قال اللہ، قال الرسول کی صدائیں وہاں لگتی رہیں، تو وہاں کی ارواح کتنی تڑپتی ہوں گی جو وہاں محوِ خاک ہیں، زمین کے نیچے آرام فرما ہیں، ان کو اس مجمع سے کتنی خوشی ہو رہی ہوگی۔ اللہ تعالی اسلام کا بول بالا فرمائے۔